اللہ نے حضرت بی بی بچون کے تصدق مین میرے بچے پر رحم کھایا کہ مجکو اچھا کر دیا اے خدا جو کوئی اس میلاد شریف کو پڑھے یا سُنے جیسی میری مراد برآئی اوسکی بھی مرادین برآئین ؎

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ کتاب مولد شریف پسند ہر وضیع و شریف باعث نزول رحمت اغنی عروس جنت حسب فرمایش جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۸۵ باہتمام و حُسن انتظام مالا کلام کمترین حقیر ازلی محمد احمد علے تجاوز اللہ عن ذنبہ الخفی والجلی در مطبع مجیدی واقع کانپور بماہ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء مطابق ماہ جمادی الآخر سنہ ۱۳۲۸ ہجری نبوی صلعم حُلیہ صحت و حُسن طبع دربر کشید ۔ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢

تاجران عالی ہمم و خریداران والا شیم
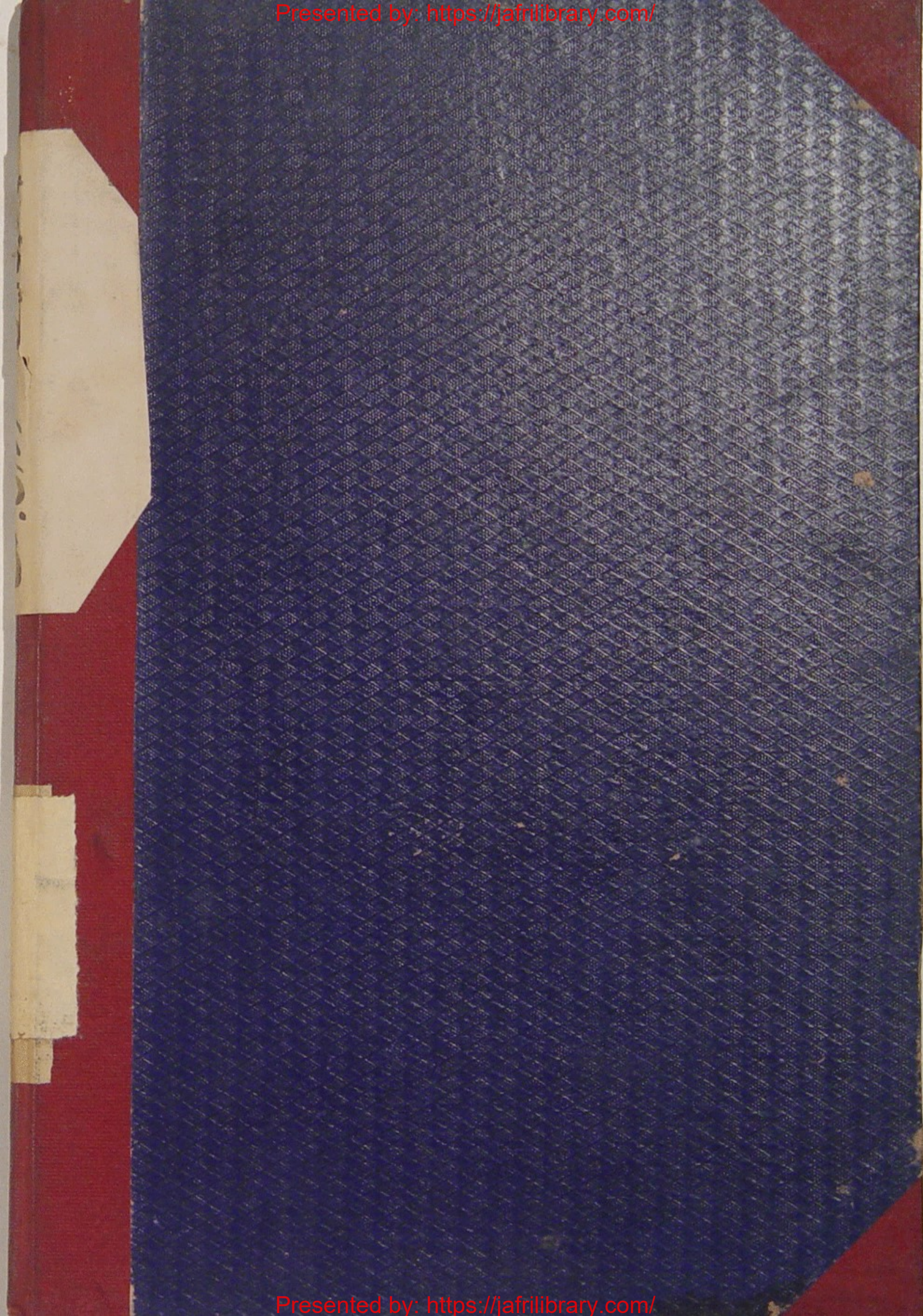
پر مخفی نرہے کہ خدا کے فضل سے ہمارا کتبخانہ تجارتی نہایت کامیابی کے ساتھ ترقی کرتا چلا آتا ہے اور ہمین جملہ علوم و فنون کی عربی - فارسی - اردو - کتابونکا بہت بڑا ذخیرہ مطبوعہ مصر بمبئی - کانپور - آگرہ - پٹنہ - میرٹھ بریلی - لاہور - دہلی وغیرہ وغیرہ کا فروخت کے لئے ہروقت موجود رہتا ہے **تاجران کتب** (بیوپاریون) کو جس رعایت سے اور **متفرق خریدارون** کو جسقدر کفایت سے مال روانہ کیا جاتا ہی اوس سے ہمارے معزز تاجر اور خریدار جنکو ایکمرتبہ بھی ہمسے مال طلب فرمانیکا اتفاق ہوا ہے اچھی طرح واقف ہین **البتہ** جن صاحبونکو اسوقت تک ہمارے کارخانے سے مال طلب فرمانیکا اتفاق نہین ہوا انکی خدمتمین گذارش ہے کہ وہ ایکمرتبہ تھوڑا سا مال بطور نمونہ ہمسے منگاکر ہمارے قول کی تصدیق کرلین اور دیکھین کہ یہ کارخانہ اُنکے ساتھ کس خوش معاملگی کفایت اور رعایت سے پیش آتا ہی پس کہان ہین **شائقین علوم و ناظرین کتب قدیمہ و جدیدہ صحیحہ** اور کدھر ہین تاجران (بیوپاریان) باوقار دیار و امصار تشریف لائین اور کل میل کفایت کے ساتھ ہمسے طلب کرکے فائدہ اُٹھائین تاجران کتب اور متفرق خریدارون کے ساتھ جو رعایتین کیجاتی ہین اور جس نرخ سے اونکو مال روانہ کیا جاتا ہے اس سے کم نرخ پر شاید ہندوستانکا کوئی تاجر مال ندیسکیگا - عمدہ اور صحیح چھپی ہوئی کتابونکا بھی خاص اہتمام کیا گیا ہی جو تاجر **تھوک** (زیادہ تعداد سے) کتابین خرید کرنا چاہتے ہین موجود دیکھنے پر نہایت تعجیل اور کفایت سے چھاپکر پیش کیجاتی ہین **مفصل فہرست** کارخانہ . ⅟ کا ٹکٹ آنے پر بیدوالا بیرنگ روانہ کیجاتی ہی **پیارے ناظرین** اگر آپ ہمارے قدیم خریدار ہین تو ہمکو آپسے سفارشکی ضرورت نہین اور اگر ابتک آپکو ہمسے مال طلب فرمانیکا اتفاق نہین ہوا تو معمولی سی معمولی فرمائش بھیجکر کل حالات وغیرہ معلوم کر لیجئے کہ بہ نسبت اور تاجرونکے کسقدر کفایت ہوتی ہی - اپنا نام - مقام - ڈاکخانہ - ریل اسٹیشن - خوشخط اور صاف ہر خط مین ضرور تحریر فرمایا کرین -

محمد فخر الدین تاجر کتب مطبع فخر المطابع لکھنؤ کٹوریا گنج

ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمائش جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۸۵

عروس جنت

[illegible] مصنفہ و مرتبہ بلبل گلزار رضوی [illegible] تجاوز اللہ عن ذنبہ الخفی والجلی

باہتمام کمترین جعفر رازی محمد احمد علی تجاوز اللہ عن ذنبہ الخفی والجلی

در مطبع محمدی واقع کانپور مطبوع شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا الٰہی وصف لکھتی ہوں رسولِ پاک کا
کر دے پایہ برتر و اعلیٰ مرے ادراک کا

صدقہ حضرت فاطمہؑ کا جو کہ ہیں بنتِ رسولؐ
یہ مری تحریر ذکر پاک ہو جاوے قبول

صدقہ حضرت عائشہ کا ہیں جو ام المومنین
رہ مری کل حاجتوں کا یا الٰہی تو معین

حضرتِ بی بی خدیجہؓ اور بی بی آمنہؓ
دے مجھے دامن کے نیچے انکے یا رب تو پنہ

حضرتِ حواؑ و مریمؑ بی بی سارہؓ ہاجرہؓ
بیبیاں جتنی کہ گذری ہیں جہاں میں پارسا

اونکی صدقے میں ملے مجکو نجاتِ آخرت
اونکی شرم و عفت و عصمت مجھے کر مرحمت

نام پر احمدؐ کے صدقے ہو کنیز احمدی
محو کر دے نامۂ اعمال سے اُسکے بدی

بہنیو- قربان جاؤن اپنے اللہ پر کہ جس نے اپنے
محبوب مرغوب خاتم المرسلین شفیع المذنبین کو ہماری
بخشش و نجات کا وسیلہ بنا کر دنیا مین بھیجا
بہنو ہزار جانسے نثار ہو جاؤن اوس نبی اعظم شفیع امم پر جس نے
ہم تاریک دلونکو اپنا چراغ ہدایت دکھا کر راہ راست پر لگایا
سب سے بہتر عبادت کہ روزہ و نماز ہی بہت آسان طریقہ اوسکو بتایا
بہنو- غور کرو کہ کیسی عمدہ اور سہل عبادت مہینا بھر کے روزے
اور پانچ وقت کی نماز ہے- سب عبادتون سے بڑھکر
یہی مقبول درگاہ بے نیاز ہی- پہلے یہ نماز پچاس وقت
کی اور روزے سال بھر کے اللہ تعالیٰ نے فرض کیے تھے
حبیب ہمارے حضرت موجب خیر و برکت معراج پر تشریف
لے گیے اور آسمانون پر پیغمبرون سے کہ مشتاق
تشریف آوری ہمارے حضور کے تھے ملاقات کرنے

ہوئے عرش بریں بلکہ اوس سے بلند تر مقام پر پہونچے جس کو

ہمارے عرف مین لامکان کہتے ہین وہان طالب و مطلوب

مین راز و نیاز کی باتین ہوئین وہین اللہ نے پچاس وقت کی

نماز اور برس دن کے روزے کا حکم فرمایا۔ جب حضرت خلعت

رخصت حاصل کرکے پھر آسمانو نپر اوترے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام

نے کہا کہ اے نبی اللہ کے آپ کی اُمّت بہت ضعیف و

ناتوان ہے۔ اُسکو اتنی سخت عبادت کی طاقت کہان ہے

آپ تشریف لیجائیے۔ اور اس عبادت کو کم کرائیے۔

آپ نے معبود حقیقی سے عرض کی کہ یا الہ العالمین میری

اُمّت اتنی عبادت کی متحمل نہو گی حکم ہوا کہ آٹھ مہینے کے

روزے اور چالیس وقت کی نماز پڑھے آپ نے عرض

کیا کہ یہ بھی بہت ہی۔ پھر ارشاد ہوا کہ چھ مہینے کے روزے

و تیس ۳۰ وقت کی نماز آپ نے التماس کیا یہ بھی بہت ہی حکم فرمایا

کہ چار مہینے کے روزے اور بیس وقت کی نماز گزارش کیا
یہ بھی بہت ہی حکم آیا کہ دو مہینے کے روزے اور دس وقت کی
نماز عرض کیا یہ بھی بہت ہی۔ پھر ارشاد ہوا کہ تمھاری خاطر ہمین ہر
طرح منظور ہے۔ ایک مہینے کے روزے اور پانچ وقت کی
نماز ہمنے فرض کی اُسکا ادا کرنا ضرور ہی ہم اسی مقدار مین تمھاری
اُمت کو پچاس وقت کی نماز اور سال بھر کے روزونکا ثواب
عطا کرینگے۔ آپ وہان سے خوش اور مسرور تشریف لائے
بہنو احسان مانو اپنے نبی پاک صاحب لولاک کا کہ کس قدر
روزہ و نماز کو کم کرا دیا اور ثواب اوتنا ہی ہا اِسقدر کمی پر بھی
تو ہم گنہگار لوگ کیسی ڈھیل و سستی و کاہلی کرتے ہین اور
جان بوجھکے نماز و روزے کے ترک کرنے سے گنہگار ہوتے ہین
بہنو تھوڑی ہی دیر مین نماز ادا ہو جاتی ہی اور چار پہر مین روزہ
پورا ہو جاتا ہے وہ بھی سال بھر کے بدلے ایک مہینے کے روزے

باقی رہے اسپر تو یہ کاہلی اور سستی اور خدا کے حکم کی طرف سے

غفلت ہی اگر خدانخواستہ ہمارے پیارے نبیؐ ہمپر یہ رحم نفرماتے

اور وہی مقدار روزے و نماز کی قائم رہتی تو ہم کیا کرتے دن رات

روزہ نماز ہی مین گذرتا۔ یہ دنیا کے دھندے اور بکھیڑے جسمین

اب پھنسے ہین اور کسی طرح اِنسے چھٹکارا نہین پاتے کیونکر طے

ہوتے اور کسطرح دنیا کا کام چلتا ہمارا منھ اس قابل نہین کہ ہم اپنے

اچھے نبیِ پاک کا شکریہ احسان ادا کرسکین کہ جسنے ہماری حالت اور

مقدار حقیقت کو پہلے ہی سے سمجھ بوجھ کر اتنی بڑی آسانی ہمارے

واسطے کردی حیف ہی ہمارے اوپر جو ہم ایسی کمی کی حالت مین

بھی روزہ و نماز مین کمی کرین اور اپنے پیاری نبیؐ کے احسان کو فراموش

کرین حشر کے دن شفیع محشر کو کیا منھ دکھائینگے اور کیونکر

آپ کے سامنے جائینگے اللہ ہم سب کو توفیق عبادت کی دے

اور شیطان کے اغوا سے بچالے اور اپنی پناہ مین رکھے اشعار

اے بیبیو درود کو ورد زبان کرو
قربان نام پاک محمد پہ جان کرو
جاری زبان پہ جن و ملک کی سلام ہے
میں صدقے ایسے نام کی کیا پیارا نام ہے

غزل

آؤ درود ملکے پڑھیں محفلیں جمائیں
آؤ نبی پہ بھیجیں سلام اور غزلیں گائیں
آؤ کہ ذکرِ پاک نبی ہم تمہیں سنائیں
کپڑوں کو اونکے عطر کی خوشبو سے ہم بسائیں
سنکے بیان پاک ولادت وہ جوش ہو
صلِّ علی کا شور سے سب ہم جھوم جھوم جائیں
کیونکر نہ اونپہ جان و دل اپنا نثار ہو
امت کو حق سے کرکے شفاعت جو بخشوائیں

اے احمدی عبث ہے تجھے یاس ہجر میں
امید ہے کہ روضۂ اقدس پہ خود بلائیں

اے بیبیو یہ موا شیطان بڑا ہی مکار رہے ہر وقت ہم سب کا درپے آزار ہے لَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیمِ کا ورد رکھو اللہ سے پناہ مانگتی رہو اِسی نگوڑے نے ہمارے باوا آدم علیہ السلام کو بہکایا۔ دھوکا دیکر جنت سے نکلوایا۔ اسکی روایت یوں ہے

توسبب اللہ تعالیٰ نے نور اپنا اپنے محبوب محمد مصطفےٰ صلے اللہ
علیہ وسلم کو واسطے سرفرازی عالم کے پیدا کرے خلق کو بسبب
کثافت کے کہ مٹی سے بنی ہے اتنی کہان قوت بصارت تھی
کہ ایسے نور کردگار کو دیکھ سکتی جسکو خالق مطلق نے خاص
اپنے نور مین سے ایک قبضہ لیکر حکم کیا کُن محمدؐ یعنے ہوجا
اے نور محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم پس نور حضرت لمعہ نور رب
عزت ہے خلق کیون کر مشاہدہ مین لاسکتی تھی اسواسطے
اس نور پر حجابات ارضی پیش کیے تا اون حجابات مین دورہ کرنے
سے خلق اوس نور کے دیکھنے کی متحمل ہوجاوے پہلے سب کے
حجاب آدم علیہ السلام کا پیش کیا یعنی پتلا آدم علیہ السلام کا
مٹی سے بنایا۔ اور اوسمین روح آدم علیہ السلام پھونک کے
نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اون کو سپرد فرمایا آدم علیہ السلام
باغ جنت مین رہنے لگے اور نعمات جنت اور دیدار خدا سے

کہ ہر وقت حاصل تھا بہت خوش تھے جب بسبب تنہائی کے
کوئی انیس وجلیس نتھا گھبرائے تو اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ
کوئی ہمجنس مجکو عطا کر اللہ تعالیٰ نے حالت خواب مین اون کی
بائین پسلی سے ایک عورت کو جسکا نام ماما حوّا علیہا السلام سے ہے
جو ہماری تمھاری دادی ہین پیدا کیا پھر اللہ تعالیٰ نے حکم
دیا کہ اے آدم مہر حوّا کا ادا کرو تو حوّا کا تمھارے ساتھ نکاح
ہو عرض کیا جو حکم ہو بجالاؤن فرمایا دسؔ بار درود
شریف ہمارے محبوب اپنے فرزند ارجمند محمدؐ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم پر پڑھو حضرت آدم علیہ السلام نے
دسؔ مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ نے نکاح حضرت آدمؑ کا
بی بی حوّا کے ساتھ کردیا اور فرشتے گواہ ہوے پھر دونون
میان بی بی بہت خوشی خوشی جنت مین رہنے لگے

جاری زبان پہ جن و ملک کی تمام ہے | میں صدقے ایسے نام کے کیا پیارا نام ہے

غزل

نہ ہوتے آدم و حوا نہ یہ ارض و سما پیدا | اگر ہوتے نہ عالم میں جناب مصطفے پیدا

نہ کرتا پہلے سے خالق اگر شاہ رسولوں کو | بھلا کس طرح سے ہوتے یہ سارے انبیا پیدا

کبھی ہوتے نہ عالم میں جلوہ گر مہ و خورشید | نہ ہوتے جبکہ وہ بدر الدجی الشمس الضحی پیدا

جسے دیکھو اوٹھا کر آنکھ حضرت کا طفیلی ہے | ہوا عالم میں جو کوئی محمدؐ کے سوا پیدا

ثنائے احمدی میں ہے زبان احمدی قاصر
محمدؐ سا ہوا کوئی نہ ہوگا دوسرا پیدا

اے بھائیو حضرت آدم علیہ السلام کی یہ قدر و منزلت دیکھکر ابلیس موئے شیطان کو حسد پیدا ہوا اور فکر ہوئی کہ ایسا دھوکا دوں کہ یہ جنت سے نکال دیے جائیں اسی خیال میں پھرتا رہا چونکہ دروازہ جنت پر فرشتے محافظ و نگہبان تھے اندر جانے نہ پاتا تھا ایک روز طاؤس باغ جنت کا پھرتے پھرتے دروازے پر چلا آیا

یہ تو ٹھانت مین [illegible] کہ مجکو

جنت مین پہونچا دو مور نے کہا کہ مجکو تو اتنی قدرت نہین کہ تجکو

اندر لیجاؤن مگر میرا ایک بھائی سانپ ہے مین اوس کو

بلائے لاتا ہون تو اوس سے کہ شاید وہ کوئی تدبیر بتائے یہ

کہکے مور سانپ کو بلا لایا اُسنے اوسکے آگے بھی بہت خوشامد کی

سانپ نے کہا کہ مین منھ کھولتا ہون تو میرے منھ مین بیٹھ جا یہ فورًا

اُوسکے منھ مین بیٹھگیا وہ اندر چلا گیا مور کو سانپ کی یہ حرکت

خلاف حکم خدا دیکھ کر غصہ آیا اور دوڑ کر سانپ کو کھا لیا

سانپ کا گوشت و پوست تو مور کے پیٹ مین گل گیا یہ موا

بدذات مور کے پیٹ مین دوڑنے لگا اِس کے دوڑنے سے

اوسکو متلی پیدا ہوئی فورًا اوسنے شیطان کو اوگل دیا یہ وسکے پیٹ

سے نکلکر ایک گوشۂ جنت مین بڑھیا بن کر جا بیٹھا اور یہ مکّار

زار و قطار رونے لگا۔ بابا آدم علیہ السلام نے پوچھا کہ تو کیون

روتا ہے اوسنے کہا کہ مجکو رونا تمھارے حال پر آتا ہی کہ تم
اب جنت سے نکالدیے جاوٴ گے اور خدا کے دیدار سے محروم
رہوگے یہ سنکے آدم علیہ السلام بہت ہراسان ہوے اوسنے
کہا کہ تم اوداس نہو مین ایک تدبیر بتائے دیتی ہون جس سے
تم ہمیشہ جنت مین رہو اونھون نے پوچھا وہ کیا تدبیر ہی اُس نے
کہا یہ گیہون کا درخت ہی اسکے چند دانے تم کھالو تو ہمیشہ جنت مین
رہو آپ نے فرمایا کہ اوسکے تو پاس جانیکی بھی مناہی ہے

وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ

حکم الٰہی ہے اُسنے جواب دیا کہ یہ سچ ہی تم پاس اوسکے نہ جاوٴ
مین توڑلاوٴن تم کھالو کھانے کی ممانعت تو اِس حکم سے
نہین پائی جاتی آپ نے اوس کا کہنا نہ مانا اوسنے دیکھا کہ ماما
حوا علیہا السلام عورت ہین یہ ضرور میرے کہنے مین
آجائینگی - دھوکا کھاجائینگی اونھین علاحدہ لیجاکر سمجھایا کہ پہلے

اونھون نے بھی عذر کیا آخر وہ اوسکے فریب مین آگئین اور
چند دانے خود بھی کھائے اور حضرت آدم علیہ السلام کو بھی
باصرار کھلائے دانہ گندم کھانا تھا کہ عتاب الٰہی نازل ہوا
حلّۂ بہشتی جو آپ پہنے تھے چھن گیا بال سر کے جل گئے
شکل بدل گئی فرشتون کو حکم ہوا کہ ہمارے نافرمان بندے کو
جنت سے نکالو اوسیوقت فرشتے ہاتھون ہاتھ لے چلے
راہ مین شرم برہنگی سے کچھ پتے انجیر اور درخت اگر سے
طلب کیے اونھون نے ترس کھاکر دے دیے آپنے اُن
پتون سے ستر چھپایا انجیر اور اگر کو بھی جنت سے نکالنے کا
حکم آیا کہ تم نے بغیر ہمارے حکم کے پتے کیون دیے لہذا
انجیر کی سزا یہ مقرر ہوئی کہ بغیر مروڑے نہین ٹوٹتی جس سے
ایک قسم کی ایذا کا ہونا ظاہر ہے۔ اور اگر کو حکم ہوا کہ تیری سزا
یہ ہے کہ تو جلایا جاوے تیرے تجھ سے ... مکر او رمو ... بھ

شیطان کی اعانت کی وجہ سے جنت سے نکالا گیا اور
پاؤن اوسکے مسخ کردیے گئے

بہنو اللہ اس ستیاناس گئے کی بدی سے بچائے اور ہمکو
تمکو اور سب مسلمانون کو اپنی اطاعت اور اپنے حبیب کی
محبت سے سرفراز فرمائے

اے بیبیو درود کو ورد زبان کرو	قربان نام پاک محمدؐ پہ جان کرو
جاری زبان پہ جن و ملک کی سلام ہے	مین صدقے ایسے نام کے کیا پیارا نام ہے

غزل

رسول پاک کی اُلفت عطا کر ای خدا مجکو	انھین کے روے انور کا تو دیوانہ بنا مجکو
وہ جام بیخودی عشق حضرت ہو عطا مجکو	نہ ہو ایک ذرہ بھر خیال ماسوا مجکو
نہین آرام ہی دم بھر تڑپتا ہی دل مضطر	مریض ہجر دیدار نبیؐ ہون ہو شفا مجکو
مجھے ہی خوف محشر کا حبیب پاک کا صدقہ	رہائی جرم عصیان سے ملے روز جزا مجکو

تمنا احمدی کی ہی ملون آنکھین سر تربت
نبی کا روضۂ پر نور یا خالق دکھا مجکو

بہنو۔ جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر آئے سو برس تک
اپنے کیے پر رویا کیے آخر بطفیل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اونکی خطا معاف ہوئی اور اپنی اصلی صورت پر
ہوگئے اور ماما حوا سے بھی ملاقات ہوئی پھر ایک بیٹا صبح اور
ایک بیٹی شام ہونے لگی صبح کے بیٹے کا نکاح شام کی بیٹی کے
ساتھ ہوجاتا حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت مین بہن بھائی
کا نکاح جائز تھا ہمارے پیغمبر صاحب کی شریعت مین حرام
ہوا چنانچہ جب حضرت شیث علیہ السلام پیدا ہوے اور وہ نور
شریف حضرت آدم علیہ السلام سے منتقل ہوکر حضرت شیث
علیہ السلام کو سپرد ہوا تو شیث علیہ السلام کے واسطے اللہ تعالی نے
ایک حور جنت سے بھیجی اودن کے ساتھ اسکا عقد ہوا چونکہ

اللہ تعالیٰ کو اپنے پیارے حبیب کی شریعت مین نکاح بھائی
بہن کا حرام کرنا منظور تھا اس لیے حضرت شیث علیہ السلام
کے واسطے طریقہ بھائی بہن کے نکاح کا منسوخ کیا پھر شیث
علیہ السلام سے وہ نور پشت در پشت منتقل ہوتا ہوا حضرت
عبدالمطلب کے سپرد ہوا حضرت عبدالمطلب سے اون کے بیٹے
حضرت عبداللہ کو عطا ہوا بسبب نور محمدیؐ صلی اللہ علیہ وسلم
کے حضرت عبداللہ کے حُسن وجمال کو ایسی آب وتاب ہوئی کہ
عورتین قریش کی دیکھکر دیوانی ہوگئین ہر چند چاہتی تھین کہ عبداللہ کا
نکاح ہمارے ساتھ ہو مگر یہ دولت ابدی بی بی آمنہ بنت وہب
زہری کے نصیب مین تھی چنانچہ چوتھی رجب شبِ جمعہ کو
حضرت عبداللہ کا نکاح بی بی آمنہؓ کے ساتھ ہوا اور اوسی
شب حضرت رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین بی بی آمنہؓ کے
حمل مین تشریف لائے غرض [illegible] آپ نے [illegible] کہ اے

عرش برقعہ نور سے پہن لے کرسی چادرین تحر کی اوڑھ لے
اے ملائکہ تم نور کے پٹکے باندھ لو اور خدمت گذاری کے لیے
مستعد ہو جاؤ اے حوران جنت تم بناؤ سنگار کر لو کہ محبوب
رب العالمین تشریف لاتے ہین اے پہاڑ عرفات کے یہ
نبئ نجات دینے والے ہلاکتون سے ہین اے پہاڑ حرا کے یہ
وقت ولادت خیر الوریٰ کا ہے اے قبۂ زمزم یہ ہین نبی اعظم
اے منیٰ کے لوگو حاصل ہوگئی تم کو خوشی اور مبارکباد کہ دونون
جہان کے بادشاہ اپنی امت کے پشت و پناہ حضرت محمدؐ
رسول اللہ صلعم رونق افروز اس جہان کے ہوتے ہین

اے بیبیو درود کو وردِ زبان کرو	قربان نامِ پاکِ محمدؐ پہ جان کرو
جاری زبان پہ جن و ملک کی سلام ہے	مین صدقے ایسے نام کے کیا پیارا نام ہے

غزل

یا نبیؐ مدنظر رہتی ہے صورت آپکی	جسم و جان کو پھونکے دیتا ہے یہ فرقت آپکی

یا رسول اللہ درِ حجرہ میں کب تک تھے رہوں
اب تو ہو اللہ مجکو بھی زیارت آپکی

آپ شاہ بحر و بر ہین اُسکا بیڑا پار ہو
ہی غریق بحر عصیاں آہ امت آپکی

حشر مین دفتر کھلیں جب پرسش اعمال کے
سر پہ میرے چتر ہو جائے شفاعت آپکی

احمدی کا نامۂ اعمال دھو جائے ابھی
گر ذرا سی بھی اِدھر ہو جائے رحمت آپکی

بیبیو بی بی آمنہ پر ایسا نور حضرت کے تشریف لانے سے چھایا کہ آپ کو مشرق و مغرب کے حالات نظر آنے لگے اور ہر مہینے مین ایک ایک پیغمبر بی بی آمنہؑ کو بشارت دینے لگے کہ اے بی بی آمنہ مبارک ہو تمکو کہ تمھارے حمل مین سید المرسلین خاتم النبیین تشریف لائے ہین نام انکا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھنا۔ اب زمانہ خیر و برکات کا آیا کفر و نفاق دنیا سے دور ہوا شیاطین اور سلاطین کے تخت اوندھے ہو گئے کنگورے طاق کسریٰ کے گر گئے بت بھی منھ کے بھل گر پڑے جب نواں مہینا حمل کا آیا طرح طرح کے

جانب [illegible] کا ظہور ہوا [illegible] کام [illegible] لگے اور

آپس مین ایک دوسرے کو تشریف آوری حضور کی مبارکباد دینے

لگے پھر ایک پرند آسمان سے زمین پر آیا اور وہ نہایت خوشرو جوان

ہوگیا اوسنے ایک پیالہ شربت کا جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد

سے زیادہ میٹھا تھا بی بی آمنہ کو دیا اور کہا کہ اے آمنہ اسکو پی لو بی بی آمنہ

نے پی لیا پھر اوسنے کہا سیر ہو کے پیو اونھون نے سیر ہو کے پیا

پھر اوسنے کہا کہ خوب پیٹ بھر کے پیو اونھون نے خوب پیٹ

بھر کے پیا پھر وہ اپنے ہاتھ کو اونکے پیٹ پر مثل دایہ کے

پھیرنے لگا اور کہنے لگا کہ پیدا ہو جیے اے سردار

رسولون کے۔ پیدا ہو جیے اے ختم کرنے والے نبیون کے

پیدا ہو جیے اے رحمت واسطے تمام عالم کے پیدا ہو جیے

اے نبی اللہ کے۔ پیدا ہو جیے اے رسول اللہ کے پیدا ہو جیے

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیٹے عبداللہ کے پس پیدا ہوے

آپ مثل چودھوین رات کے چاند کے روشن یعنی بارھوین تاریخ
ربیع الاول کو پیر کے دن صبح صادق کے وقت سید المرسلین
خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے
ہزارون خیر و برکات کے ساتھ دنیا مین ظہور فرمایا جسوقت
آپ پیدا ہوے اُمّتی اُمّتی زبان مبارک پر جاری تھا

اوٹھو ادب سے بیبیو تعظیم کے لیے	جھک جاؤ فرط شوق سے تسلیم کیلئے
پیدا ہوے سیّدِ دو عالم	پیدا ہوے فخر حضرت آدم
پیدا ہوے نور کبریا کے	پیدا ہوے سرور انبیا کے
پیدا ہوے ماہ برجِ رفعت	پیدا ہوے مہر اوجِ عزت
پیدا ہوے گلشنِ معانی	پیدا ہوے آمنہؓ کے جانی

پیدا ہوے نیّرِ نبوت
پیدا ہوے خیر خواہِ اُمّت

السلام اے نورِ ربّ کبریا	السلام اے خاص محبوبِ خدا

السلام اے سرورِ گلزارِ احد
اے بہارِ باغ اللہ الصمد

السلام اے شافعِ یوم الحساب
السلام اے دافعِ رنج و عذاب

السلام اے بیکسونکے دادرس
السلام اے خلق کے فریاد رس

السلام اے دردمندونکے دوا
السلام اے کل مریضون کے شفا

مین بھی ہون اب رحم کی امیدوار
حال میرا ہے بہت زار و نزار

جو مرض لاحق ہی وہ اب دور ہو
گر عنایت مرہمِ کافور ہو

کیون نہ امیدِ شفا ہو آپ سے
آپ ہین مجکو سوا مان باپ سے

ہی بہت ان روزون مجکو انتشار
آپ کی رحمت کا اب ہی انتظار

دیجیے اب جلد تر مجکو شفا
اے مسیحائے زمان کیجے دوا

دفع ہو دل کا مرے رنج و تعب
آرزوے احمدی برآئے سب

تمام شد

عرض حال مع شکر گذاری ذو الجلال

اللہ میان کے قربان اوسکے پیارے نبی کے واری
اپنے حضرتؐ کے بچون اور دوست سچون کے صدقے
بھنو بارہ وفات کے مہینے سنہ ۱۳۰۷ ہجری مین یہ حضرت
بی بی کی لونڈی بیمار ہوئی اور آٹھ مہینے تک کھٹیا جھیلی بقول
شاعر ع مرض بڑھتا گیا جون جون دوا کی + کسی طرح امید
زندگی کی نہ تھی میرے مان باپ دھارم دھار روتے تھے
میکے سسرال مین اک کہرام تھا روپے پیسے کو ٹھیکری کر دیا
سیکڑون منتین مرادین مانین رتجگا صحنک دل مین ٹھانی ذرا بھی
صحت نہوئی مین بھی اپنے جینے سے بے آس ہو گئی کہ اب
مجھے آرام نہ ہوگا یہ میرا ننھا سا بچہ بن میا کا ہو جائیگا کسکو امان کہکے
پکاریگا کون میرے بعد اس کو سینے سے لگائیگا چپکے چپکے

رویا کرتی ایک دن جی مین آیا کہ احمدی تو کیون روتی ہے

خدا کو یاد کر اتنی ہراسان کیون ہوتی ہے اوسکی رحمت سے

تو یہ تھتکارا لعنت کا مارا شیطان ہی ناامید ہے ہمکو تو ہر وقت

اوسکی ذات سے امید ہے لڑکپن مین میرے مان باپ نے

کچھ شُد بُد لکھایا پڑھایا تھا خیال مین آیا کہ ایک میلاد شریف

تالیف کرا وسکی برکت سے تو اچھی ہو جاویگی مجھمین طاقت

اوٹھنے بیٹھنے کی نہ تھی مگر اپنے بھائی کو اپنی پٹی کے پاس

بٹھا کر یہ میلاد شریف لکھانا شروع کیا

بہنو اسکو سچ جانو پہلے ہی دن سے مجکو آپ سے آپ

گھڑیون صحت ہونی شروع ہوئی آج کچھ ہے اور کل کچھ میلاد شریف

ختم ہوتے ہوتے مین بھلی چنگی ہوگئی یہ کتاب میرے لیے

آیت شفا ہوگئی میرے اعتقاد مین تو یہ اسم اعظم کا خواص

رکھتی ہے ع قبول خاطر و لطف سخن خداداد ست